

کے پھولوں کی ایک ایک قطار سیدھی زمین کے ساتھ چکر کھاتی ہوئی جا رہی تھی۔ لیکن باتیں ہاتھ کی طرف ایک بگڑنڈی جونزو ایک ہونے کی وجہ سے نوکروں نے بنائی تھی۔ بڑی سختیاں تھیں اس کے دونوں طرف نایبو کے درختوں اور پھر اس پر زبردستی بیل نے چڑھ کر اچھا خاصہ سڑنگ سا نقشہ بنا دیا تھا۔

وہی فرڈ باسٹ لانگڈن ٹریننگم کی گرفتاری کے دن دوپہر کے بعد اس سڑک سے گاؤں کی طرف جاتی ہوئی گذری۔ مگر جو وہی وہ قلعہ لانگڈن کے بھاٹک کے پاس پہنچی تو کھڑکھٹی۔ اور سڑک پر بے آگے پیچھے سرگردم دیکھنے لگی۔ اور جب اطمینان ہو گیا کہ کوئی نہیں دیکھ رہا تو وہ چپکے سے بھاٹک میں گھس بگڑنڈی کی راہ جلد جلد قلعہ کی طرف جانے لگی۔ اس کے فرحت بخش خوبصورت چہرہ کے سینے سے تو گال رجو سرخ ہو گئے تھے اور اس کی لال سوچی ہوئی آنکھیں ظاہر کر رہی تھیں کہ انہیں نیند نہیں ملی؛ تیار ہے تھے کہ وہ کسی ضروری کام کو جا رہی ہے۔

اسی دن صبح کو پاوری لانگڈن اس کا عاشق علاقہ کے جمع شدہ مجسٹریٹوں کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔ جس کے درمیان اس کا والد بھی تھا اور جنہوں نے اسے ایک ہفتہ کے واسطے بلا ضمانت پھر حوالات میں بھیج دیا۔ اور پیشی کی لمبی تاریخ ویدی کیونکہ ایسے معزز خاندان کے بچے کے واسطے کوئی ایسا اور ذریعہ

سمجھتا ہوں ۵

ہے ہمارا سا جفاکش کون زیرِ آسمان ہر جہانِ آسمان پر ہر طرح شاکر ہیں ہم

میسواں باب

(نیلے رنگ مہمان خانہ میں)

زاہد بہ نماز و روزہ ضبط وارد عاشق بیسے دو سالہ ربطے وارد
 معلوم نہ شد کہ یارِ سرور زکیست ہر کس بخیالِ خویش ضبطے وارد
 قلعہ لائیکور میں داخل ہوئے کا بڑا کچھاٹک ایک تنہا
 گوشہ میں شرمک پر واقع تھا۔ جہاں ارد گرد کھیتی باڑی یا کسی
 کسان کی جھونپڑی نہ تھی۔ اگر کچھ تھا بھی تو وہ دربان کا اندر ایک
 طرف کچھونپڑا تھا۔ جو کسی وقت اچھی حالت میں ہوگا۔ مگر آج کل
 اس کا دیدار نہ ہوتا ظاہر اُس کو غیر آباد تبارہا تھا۔ یہاں سے
 قلعہ کی عالیشان عمارت کو پہنچنا نصف میل کی سرخ بختہ سڑک
 کو جس کے دور ویشہ ہری ہندنی کے قطاردار درخت لگے ہوئے
 تھے۔ جو زمین سے کم از کم پانچ فیٹ اونچے تھے۔ جن کی بکساں
 قلم ہونا مالی کی اعلیٰ لیاقت ظاہر کر رہا تھا۔ سڑک پر پڑتا تھا ہندی
 کے درختوں کے پیچھے سبز مٹھی گھاس کے میدان دونوں طرف
 چلے گئے تھے۔ جن کے ساتھ ہی بڑھیا زرد گلاب و دیگر اعلیٰ اقسام

اس سے پہلے کوئی کہتا کہ قلعہ لالنگور جا کر نواب سے ملاقات کر
 تو شاید وہ ضرور بڑا پہلا کہتی مگر اب جبکہ اسکے سچے عاشق نے
 اس کے دل پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور صرف اپنے ہوئے والے خاوند
 کی خاطر احتیاط سے قلعہ جانے میں اسے اس جلتی ہوئی دھوپ
 میں بڑی دور کا چکر کاٹنا پڑا تھا۔ وہ کسی سے کہہ کر بھی نہ آئی
 تھی۔ کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔ کیونکہ اگر وہ کہتی بھی تو کوئی یقین
 نہ کرتا کہ وہ اکیلی نواب سے واردات کی بابت جھگڑا کرے جا رہی
 ہے۔ جو نہی وینی نے قلعہ کا برج جس پر جھنڈا لہرا رہا تھا۔ تفصیل
 پر آدمی ٹہلتا تھا۔ دیکھا تو اس کا دل خوف زدہ ہو گیا۔ تفصیل پر
 پر پہرہ لگانے سے نواب کا یہ مطلب تھا کہ اسے اول ہی معلوم
 ہو جایا کرے کہ آنی والا اس کا دوست ہے یا دشمن۔

چنانچہ جیسے ہی اس پہرہ دار نے وینی کو دیکھا اس نے ایک
 قسم کا گھل پھونکا۔ اور دور میں لگا کر اس کو دیکھنے لگا۔ پھر یکایک
 تفصیل سے غائب ہو کر تھوڑی دیر بعد واپس آ گیا۔ اور حسب معمول
 جھنڈے کے نیچے اپنا پہرہ دینے لگا۔

وینی (اپنے دل میں) شاید نواب نے یہ پہرہ دار اسوجہ سے مقرر کیا ہے کہ جس
 سے اسے نہ ملنا ہو اس سے یہ کہہ دے کہ نواب موجود نہیں۔ جب
 وہ قلعہ کے دروازہ کے نزدیک پہنچی۔ تو اس کا دل دھڑکنے لگا
 کہ کہیں اسے نواب یہاں قید نہ کر لے۔ مگر وہ اپنے اس خیال پر

نہ تھا کہ مقدمہ کی ہر کارروائی بڑی آہستگی اور خوب چھان بین سے کی جائے۔ گو علوہ کبار سی جرم کے موقع کی گواہی موجود نہ تھی۔ وہ نیا گواہ جو پیش ہوا تھا ڈوہیلین کونٹ نامی نواب گورن کے کوچوانوں میں سے تھا۔ جو عجیب اخلق آدمی معلوم ہوتا تھا۔ اور جس کا بیان تھا کہ اس نے بچشم خود کلاں پادری کو لانگڈن ٹریننگم کے ہاتھوں مہلک ضرب لگتے دیکھا ہے۔ جبکہ وہ اس وقت گر جا کے احاطہ کی دیوار پر چڑھ کر بڑھ کے پرانے درخت کے تنہ سے گلہری کے بچے نکال رہا تھا۔ اس نے کھر کی سے جو اندرونی کمرہ میں کھلتی تھی یہ واردات دیکھی تھی۔ اور دیر کی وجہ یہ بیان کرتا تھا۔ کہ وہ پادری کے برخلاف کچھ کہنے سے ڈرتا تھا۔

محسٹریٹ۔ اور آخر ہمیں کس بات نے گواہی دیے پر مجبور کیا۔

گواہ۔ حضور مجھے رات بھر نیند نہ آتی تھی۔ اور میں خوف کھا کھا کر اوٹھ بیٹھا تھا۔ کیونکہ میں گناہ کر رہا تھا جو قاتل کو چھپا رہا تھا۔ آخر لاچار ہو کر مجھے حاضر ہونا پڑا۔ (چونکہ مجرم کو اس مرتبہ حاضر نہیں کیا گیا تھا۔ لہذا گواہ سے کوئی جرح نہیں ہوئی۔ اور تاریخ ایک ہفتہ آگے کی پڑ گئی)۔ چونکہ مہینے کی دوپہر ہے۔ اور دینی پوشیدہ طور پر قلعہ لائلپور کو جاتی ہے۔ یہ اس سیپ کے ٹپن کے راز کی بابت اپنے عاشق کی خاطر نواب سے مستقل طور پر لڑنے جا رہی ہے اگر

جبکہ وہ اپنے ارادہ میں ویسے ہی مستقل تھی۔ نواب کی خوشامدی باتوں اور ہنستی آنکھوں کے علاوہ ایک عجیب قسم کی حیرانی نواب کو گھیرے ہوئے تھی۔ دیکھنے سے باز نہ رہی۔

وننی (اُس کرسی پر بیٹھ کر جو نواب نے اس کے واسطے لارکھی تھی) ہاں نواب صاحب میں اس امید پر آئی ہوں کہ آپ میرے واسطے کچھ کر سکیں گے اور آپ کے امکان میں ہوا تو آپ ضرور میری اطلاع فرمائیں گے۔ میرا خیال گر جا کے قتل کی طرف ہے جس نے کہ ہفتوں سے ہم سب کو ناخوش کر دیا ہے۔

نواب۔ جواب تک مثل تصویر خوبصورت مٹلی کوٹ و نیکر باکس پہنے کھڑا تھا۔ اپنے ملاقاتی کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور کہا اچھا آپ مجھے اپنا مطلب بیان کیجئے۔

وننی (بہت سے) لیجئے سنئے مجھے شروع سے کہنا چاہئے کہ گولڈنگٹن ٹریننگم کے برخلاف آپ کے نالائقی و بیوقوف کو جوان نے شہادت دی ہے۔ مگر وہ بالکل بے گناہ ہے۔ میرے چچرے کھائی اسٹورٹ کا شک کرنا صحیح تھا۔ کیونکہ پادری نیڈیل کے قتل کی بابت ایک عمدہ سراغ ملا ہے۔ اور جس پر وہ بدقسمتی سے بوجہ اس کبخت موٹر کار کے حادثہ میں زخمی ہوئے تھے کوئی راستہ نہ قائم کر سکا ورنہ اُسکے لئے قاتل کا دریافت کر لینا کچھ مشکل نہ تھا۔

نواب۔ ہاں اس پر درود حادثہ کا بڑا انسوس ہے۔ (لیکن یہی موٹر کار

جلد غالب آگئی اور آگے بڑھی چلی گئی۔

جونہی وہ بھاری اور تمام لوہے جڑے ہوئے دروازہ پر پہنچی تو اسے کھلا ہوا پایا۔ یہ اندر چلی گئی۔ اور گھنٹی کے پاس پہنچی ہی تھی۔ جو ایک بوڑھا خاںساں نفیس لباس پہنے آ حاضر ہوا اور جھک کر آداب بجالایا۔

وینی۔ کیا نواب ڈی۔ گورن صاحب گھر میں ہیں؟

خاںساں۔ جی حضور نواب صاحب اندر ہی تشریف فرما ہیں اور آپ مس باسٹ صاحبہ یہاں خانہ میں تشریف رکھیں وہ ابھی آتے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ آگے ہولیا۔ اور وینی اس کے پیچھے پیچھے۔ اس جی ہوئی بیٹھک رڈر انگ روم میں گئی کہ جس کو اس نے عرصہ سے جب سے پادری لانگڈن مشرق میں جدا کیا تھا نہ دیکھا تھا۔ خاںساں نے باہر جا کر دروازہ بند کیا ہی تھا کہ نواب ڈی۔ گورن اندر داخل ہوا۔ اور کوروشات بجالایا۔

نواب (اس کے پیچھے ہوئے ہاتھ پر جھبک کر) میری پیاری مس وینی آپ کی یہ از حد عنایت و شفقت ہے۔ جو یہاں آنے کی تکلیف گوارا کی۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ اگر میں آپ کی کسی خدمت لائق نہ ہوتا۔ تو آپ کبھی یہاں اتنی دور اس دھوپ میں نہ آتیں اور جس کے کہ بجالانے میں مجھے نہایت خوشی ہو گی۔ (وینی)

پیارے لانگڈن کو جس سے میں محبت کرتی ہوں زیادہ رسوائی و
مکلفیت سے بچائیں۔

نواب نے فوراً ہی جواب نہ دیا۔ بلکہ اٹھکر زور سے نرویک
کی گھنٹی بجائی جس کے جواب میں وہ بوڑھا خانساں استقد ر جلدی
آیا کہ جیسے پس پر وہ ہی کھڑا ہو۔ جس کو دینی دیکھکر خوف زدہ
ہو گئی۔ بوڑھے کے چہرے کی تھریاں اب زیادہ گھری ہو گئیں
تھیں۔ اس کے و نواب کے درمیان آنکھوں ہی آنکھوں
میں باتیں ہوئیں۔

نواب گلنسر چائے بھیج دیا اور جیسے ہی بوڑھا جانے لگا
اسے کھیرایا اور کہا: آج شام کو میرے دوست آرہے ہیں۔
پس تم سب جلدی مل کر اس شہر قی رنخ شیشی کمرہ کو
عمدگی سے سجا دو۔

خانساں بہت اچھا۔ مگر حضور مہان صاحب کس وقت
تشریف لادیں گے؟

نواب اپنی گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے ایک گھنٹہ بعد مگر خیال
رکھنا کہ مہان کی خاطر تواضع میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔

بوڑھا خانساں آداب بجا لا کر چلا گیا تو نواب دینی کی طرف
مخاطب ہوا۔

نواب۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے اس دخل و رمقولات کو

کاؤکتر تک نہ کیا۔) (مکتور سے وقفہ کے بعد) اور کیا وہ اُس نے
سراغ کی بابت میں دریافت کر سکتا ہوں کہ جو ہمارے دوست اسٹورٹ
نے دریافت کیا ہے؟

وینی۔ شوق سے وہ ہی تو میں آپ سے کہنے آئی ہوں کہ وہ سراغ
دربارہ سیپ کے بٹن کے ہے جو آپ کو وراڈی کو باسٹ ہال
میں دکھایا جا چکا ہے۔ اور جس کی بابت وہ کہتا تھا کہ اگر اس
پہنے والا لمبا ہے تو مسٹر نیڈیل کے قتل کا متعلق حل ہو جائے۔
نواب رنگین صورت بنا کر) اور وہ بیچارہ قبل اس کے کہ اپنے
سراغ میں کامیاب ہو۔ خود اپنا دماغ چٹنا چور کر بیٹھا۔
وینی۔ (ذرا جوش سے) درست ہے۔ لیکن یاد رہے اسٹورٹ
معمولی آدمی نہیں ہے۔

شیخ کیا ہے آگے کالے کے نہیں جلتا چراغ

مگر تب سے کہ اسٹورٹ کو حادثہ پیش آیا ہے۔ میں نے ان
بٹنوں کے پہنے والے کو دریافت کر لیا ہے۔ جس کو اگر میں جب
اسٹورٹ نے مجھے وہ بٹن دکھلایا تھا یاد کریتی تو اس وقت لانگڈن ٹریسنکٹر
ہرگز حوالات میں نہ ہوتا۔ نواب صاحب ان بٹنوں کا پہنے والا
آپ کا ملازم ہے۔ میں اس وقت اپنے والد یا بھائی کو خبر کئے
بغیر بالکل چوری سے یہاں آئی ہوں۔ کہ آپ اس بٹنوں کے
پہنے والے سے اقبال جرم کرائیں۔ اور جس طرح بھی ہو لشکر میرے

واسکٹ پہنے ہوئے تھا۔ اور میں اس بات کی صداقت میں قسم کھانے کو تیار ہوں۔

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز بھولتا پھلتا نہیں

سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھی شمشیر کا

نواب (اپنی خفگی کو چھپا کر مہربانی کے لہجہ میں) کیا وہ بن آپ لے کر آئی ہیں؟

وہی۔ نہیں وہ اسٹورٹ کے پاس ہے۔ چونکہ وہ بیہوش تھا اس لئے میں وہ لاسکی دیہاں پر بھی وہی لے اس جے ہوئے بن کا ذکر نہ کیا۔ جو راڈی نے پایا تھا۔ نواب گھیری سوچ میں پڑ گیا۔ اور اپنے سہرے جڑاؤ الٹس سے کھیلنے لگا۔ مگر انھیں وہی کے چہرہ پر گڑائے رہا۔ کہ اتنے میں دو خدنگار چاندی کے بڑھیا ظروف میں چار کا سامان لے کر آگئے۔

نواب۔ میرے خیال میں بہتر ہوگا جو میں لوکس کو فوراً جنگل سے یہاں بلواؤں۔ جب تک وہ آئے آپ قدرے چار پی کر کچھ ناشتہ کر لیں۔ جس کی کہ آپ کو اتنی دور چلنے کے بعد واقعی سخت ضرورت ہے۔ اتنے میں وہ آ جاویگا۔ اور پھر ہم دونوں اس سے ملکر جراح کریں گے۔ اور قیاس ہے کہ ہم دونوں قبول داسے میں کامیاب ہوں گے۔ مگر شاید آپ کو یہاں اتنی دیر کھڑے کا وقت نہ ہو۔ کیونکہ آپ کے اقربا شاید میرے یہاں اتنی دیر کھیر پر آپ

معاف فرمادیں گی۔ اور پاں میرے کس ملازم کو آپ نے سیپ کے ٹن پہنے دیکھا تھا؟“

وہی میرے خیال میں اس کا نام ٹوکس ہے۔ یا جو کچھ ہو۔ وہ آپ کا اعلیٰ محافظ شکار گاہ ہے۔

نواب۔ (جس کے چہرے پر خفگی کے آثار ظاہر ہو گئے تھے) وہ آدمی جس کے بارہ میں مجھے بڑے بڑے ریسوں نے سفارش کی۔ اور جس کی خدمت کی چٹھیاں اس کی لیاقت و شرافت کو کو ظاہر کرتی ہیں۔ مس صاحبہ شاید آپ کو آدمی کی شناخت میں غلطی ہو گئی ہو۔ ورنہ ہارسٹ لاک جنگل میں تو کسی کو جانے کی اجازت ہی نہیں۔ اور اس کی اتنی خبر داری کی جاتی ہے کہ حد سے زیادہ۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر آپ کو ٹن وہاں کس سے ملا اس حالت میں دینے نے نواب کو ساری کیفیت سے مطلع کرنا مناسب نہ سمجھا کہ کس طرح راڈ رکے کر آیا۔ لیکن اگر وہ ایسا کہہ دیتی تو وہ راڈی کے بغیر اجازت جنگل میں جانے پر سخت غصہ ہوتا۔ ادویوں بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا۔ اور اس کا اہل مطلب فوت ہو جاتا۔ اس لئے اس نے گفتگو کا پہلو بدل کر یوں کہا وہی۔ میں اس دن سے جنگل میں نہیں گئی ہوں کہ جس دن سے مجھے ممانعت کی گئی تھی۔ مگر مجھے اب بھی یاد ہے کہ جس دن ٹوکس مجھے جنگل سے باہر نکالنے آیا تھا وہ ان سیپ کے ٹنوں والی

پر اچار عم کرے۔

نرس آئین میں اپنی طرف سے ہر طرح کو شاں ہوں (اور سینی کی طرف دیکھنے لگی۔)

رڈورک مڑی میں شاید نرس کو بھوک لگی ہے۔ اس لئے اس نے زور سے کہا) آہ! ہم سب جانتے ہیں۔ بیمار اگر خدا نخواستہ گزر گیا تو بیشک تمہارا اس میں کوئی قصور نہ ہوگا۔ اور یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

جب دروازہ بند کیا گیا تو نرس نے اُسے اور متفضل کرو یا اڈو جب مڑی تو اُس نے دیکھا کہ اس کا بیمار پلنگ پر بیٹھا ہوا تھا اور مسکرا رہا تھا۔

اسٹورٹ۔ اس مہک کام میں ابھی تک کوئی ترقی نہیں ہوئی دوسرے مجھے اس کو چوان کو دھوکہ میں رکھنا بڑا ضروری ہے نرس۔ سینی کا کھانا دو حصوں میں کرتے ہوئے جواب دیا اگر تم کامیاب ہو گئے تو تمہیں یہ لڑکا ہی اول مبارکباد دینے والا ہوگا اور ساتھ ہی نصف کھانا لجا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ جو بھونی ہوئی مرغی تھی۔ اور جسے وہ ایک تندرست کی طرح کھانے بیٹھ گیا۔

اسٹورٹ۔ تو تم کو اس کامیابی کی نسبت بہت امید ہے۔
نرس۔ میز پر جا کر اپنے حصہ کا کھانا کھاتے ہوئے۔ ہاں مجھے

دوسری نرس کا منگوایا جانا معلوم ہوا تو اس نے منظور نہ کیا اور کہا میں اکیلی ہی اس معاملہ کو آخر تک پہنچاؤں گی۔ جو وہی اس نے سینی کو بیمار کے کمرہ کے باہر میز پر رکھا۔ ویسے ہی نیچے برٹے کمرہ میں رات کے کھانے کی گھنٹی بجی۔ تو راڈی اپنے کمرہ سے نکلا اور برآمدے میں ہو کر جانے لگا۔ تو اس نے نرس سے پوچھا آج دن بھر اسٹورٹ کیسار ہا؟

نرس۔ ویسا ہی ہے کچھ فرق نہیں ہوا۔

راڈرک۔ کیا میں اسے ایک نگاہ دیکھ سکتا ہوں؟ بھائی کی محبت بھی عجیب چیز ہے۔

نرس ریڈ فرن کا فاحشی دنگ کا گون آہستہ سے بیمار کے کمرہ میں گھسٹتا ہوا گیا۔ اور پھر واپس آیا صرف ایک سکند ٹسٹر راڈرک اور یہ کہکروہ سینی لئے ہوئے پھر بیمار کے کمرہ میں گئی۔ اور اسے ایک کھڑکی میں رکھ کر بولی دیکھو صبح سے جب سے تم دیکھ کر گئے ہو ایک اچنچ ادھر اُدھر نہیں ہے

راڈرک پنچوں کے بل بیمار کے بلینگ کے نزدیک گیا۔ اور ہڈی سے اپنے ہیرے کے خاموش اور بے فکر چہرہ کو دیکھا۔ رجوشل پتھر بحس و حرکت پڑا تھا۔ اور اس کی آنکھیں ویسے ہی جھپٹ گیری پر لگی ہوئی تھیں۔ اور کہا نرس کیا یہ بالکل اچھا نہ ہو گا؟ یہ تو بالکل ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا گھر میں لایا گیا تھا۔ خدا اس

کہ پادری جوزف فیڈیل سے کہے کہ وہ اب اچھا ہے۔ جو یکایک اس نے پادری کے کوٹ کی آئین پر پیلے رنگ کا دھبہ دیکھا۔ اور جس کے دیکھتے ہی اُسے یہ سوچہ گیا کہ چند دن بیہوش رہ کر اس بد معاش نواب اور اس کے چلوں کے ہتکنڈے دیکھ لے۔ اور وہ بد معاش بھی اُسے لاچار سمجھ کر بخوف ہو کر حلب دی سے اپنا مجوزہ کام (فریب) عمل میں لائیں۔ اسٹورٹ تو مشعل کا اشارہ دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ غریب کوئی چال ہوئے دالی ہے آخر کار اُس نے زخمی چبتے کی مثال پر عمل کیا۔ جو بعض وقت اپنے خکاری کو دھوکہ دینے کو مردہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جو نہی خکاری دھوکہ کھا کر قریب پہنچتا ہے وہ اس پر حبت کر کے ٹوٹ پڑتا ہے۔ اور اُسے چیر ڈالتا ہے۔ اُس نے اپنی بیہوشی میں ڈاکٹر کو تو اچھا خاصہ دھوکہ دے لیا۔ مگر جب اس کی بیدار ہو کر اُسے مجبور کر دیا تھا۔ کہ وہ اپنا راز فاش کر دے۔ کہ اتنے میں نرس ریڈ فرن آگئی۔ اور اس کے حسن و اخلاق نے اس کا راز ڈھانپ لیا۔ جس نے آنے کے پانچ منٹ بعد ہی معلوم کر لیا تھا کہ حضرت دم کھینچے ہوئے ہیں۔

جبکہ اسٹورٹ نے بھی اُس ہوشیار نرس کو زیادہ دیر دھوکہ میں رکھنا مناسب نہ سمجھا۔ بلکہ اس کی عقلندی سے اپنے ارادہ میں فائدہ اٹھانا چاہا اور نرس سے شروع سے آخر تک پادری کے قتل کی واردات کا حال کہہ دیا۔ جس کا کہ اُس کو قدرے سراغ ملا

امید ہے اگر میں یہ نہ جانتی کہ تم ایک ہوشیار اور عمدہ آدمی ہو تو میں تمہیں ہرگز تمہارے اس بہانہ و چالاکی میں مدد نہ دیتی۔

اسٹورٹ۔ تمہارا یہ کہنا مجھے اس بات کے کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ یہ صرف تمہاری بدولت ہے۔ جو مجھے اپنے ارادہ میں کامیابی ہو گئی۔ جو اور کسی صورت میں ممکن نہ تھی (اور کھڑکی پر سینی کی طرف دیکھ کر کہا) اور میں تمہیں یہ کہنا تو بھول ہی گیا کہ تمہارے آنے سے پہلے مجھے از حد بھوک لگی ہوئی تھی۔ خیال تو کرو بھلا چوزہ کی۔ بخنی کے چند تچے جو میرے بند دانتوں کو کھول کر ڈالے گئے تھے کب تک مجھے تسلی دے سکتے تھے۔

نرس۔ خاموشی کا اشارہ کرتے ہوئے۔ تم نے اپنی بھوک کو میری نیک نامی کے خراج پر سیر کر لیا ہے۔ میرا وہ آدمی کا کھانا روز نامعنا اس گھر میں یادداشت رکھے گا۔ کہ نرس بڑی پیٹو تھی۔ جب تک کہ آخر میں تم اس بات کی صفائی نہ کرو۔

اسٹورٹ۔ بیشک میں اس بات کی کوشش کروں گا۔ کہ تم پر کوئی الزام نہ آئے (یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کو اچھا جانتے لگے تھے۔ اور جس کی وجہ سے ایک دوسرے کو آپس میں پسند بھی کرنے لگا تھا۔ جیسے کہ نرس نے اسٹورٹ کی مصنوعی بیماری معلوم کر لی تھی۔ کیونکہ موٹر کار کے حادثہ کا بیمار جو نہی اس کو شکم میں ڈال کر گھر لائے گئے۔ تو فوراً ہوش میں آ گیا تھا۔ اس نے سر کھولایا

اسٹورٹ۔ بخدا تم بھی مجھے کچھ کم ہوشیار نہیں ہو۔ اس بات کے معلوم ہو جانے لے میرے سراغ میں اور مدد دیدی ہے۔ نرس۔ میری دریافت بھلا آپ کو کیا مدد دے سکے گی۔ میں ڈاکٹر تم سراغ رساں۔ تمہارے پیشہ میں بند آنکھیں کر کے جانا پڑتا ہے اور میرے پیشہ میں آنکھیں کھول کر۔

اسٹورٹ۔ تمہیں میرے پیشہ کی کیا خبر۔ کیا تم جاو گرنی ہو جا، نرس۔ بالکل ویسی نہیں۔ مگر میں نے اپنے چچا کرنل ریڈ فرن سے جو ویسی پلٹن میں کتے تمہاری تعریف سنی تھی۔ علاوہ اس کے شاید تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے کارنامے اکثر اخباروں میں بھی چھپے ہیں۔ اس کے بعد آسے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ نرس ریڈ فرن نے بدل و جان کوشش کرنا منظور کر لیا۔ جو آسان کام نہ تھا جبکہ کوئی نہ کوئی بیمار کو دیکھنے آتا بھی رہتا تھا۔ پھر اس کو باورچی کو ملانا پڑا کہ کھانا زیادہ بھیجے کیونکہ وہ بہت کھاتی ہے۔ دوسرے وہ کام کے بہانے لگاؤں میں جاتی۔ اور اسٹورٹ کے واسطے خیر۔ سبکٹ جام یعنی تربہ بلکہ ویسکی شراب تک خفیہ طور پر خرید کر لاتی۔ کیونکہ اسٹورٹ کو چرٹ پیسے کی بڑی عادت تھی۔ جسے افشار راز کی وجہ وہ کبھی شرح پورا نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے بجائے اس کے کٹوڑی شراب پی لیا کرتا تھا۔ جس دن نرس ریڈ فرن آئی تو سمجھی کہ اس کا سر تعین اپنی مصلوئی بیہوشی سے دو چار روز میں

تھا۔ اور اپنے جس مشراخ کو وہ تری دیے جا رہا تھا کہ موٹر کار کا
 حادثہ پیش آیا۔ جو صرف اس لئے عمل میں لایا گیا کہ مجھے جان
 سے یا کسی اور طرح ہاتھ پاؤں سے معذور کر دیا جاوے کہ اپنی تجویز
 میں ناکامیاب رہوں۔ اور موٹر کار کو خصوصیت سے پیلا رنگا
 کیا تھا کہ پہچانی نہ جاسکے۔ مگر اس نے یہ نہ بتلایا کہ وہ کون لوگ
 ہیں جو اس کے برخلاف ہیں۔ یا اس کا کن پر شبہ ہے۔ اس نے
 بہت سہولت کے ساتھ گزشتہ واقعہ کو دہرایا۔ اور ایلائیس ریڈ
 فرن بستر پر سے اٹھ کر اس کپڑوں کے ڈھیر کے پاس گئی در جو
 اسٹورٹ نے اس حادثہ کی رات پہنے تھے۔ اور جو نرس نے اول
 رات ہی اتروا کر ایک طرف رکھ دئے تھے (اور جن کو دیکھنے پر اس
 نے ایک پیلا داغ اسٹورٹ کی آستین پر معلوم کیا۔ جس کو کھڑکی
 کے پاس روشنی میں چمکایا۔ تو وہ ملتانی منٹی تھی۔ جس سے کوئی
 چیز جس قدر جلد رنگی جاسکتی تھی۔ اسی قدر جلد دھوئی بھی
 جاسکتی تھی۔

نرس۔ مسٹر اسٹورٹ تم اپنی یہ مصنوعی بیہوشی قائم رکھو میں
 ہر طرح اس کے نہانے میں تمہاری مددگار رہوں گی تمہارا قیاس
 اس موٹر کے خصوصیت سے رنگے جانیکا درست ہے کیونکہ موٹر کار
 کے رنگ ملتانی سے رنگی گئی تھی۔ جو رنگنے کے نصف گھنٹہ بعد
 ہی اپنی اصلی صورت پر آگئی ہوگی۔

کو گرفتار کر اکر اپنا ایک دوا تو چلا لیا۔ اب میری باری ہے۔
 بابدال بدباشش جانیکاں نکو
 ہمائے گل گل بانش جلتے خار خار

لیکن میرے خیال میں ہم کو اپنی اس سازش میں ممبر بڑھا
 جاہتیں۔ وہ دو دل یک شود بشکند کوہ، ۱۔ کم از کم دینی باسٹ
 کو اپنے اعتبار میں اور لینا چاہئے۔ کیونکہ میرے یہاں لیٹے رہنے
 پر بھی اس نے وہ سراغ لگایا ہے جسے میں شاید مہینوں میں
 نہ لگا سکتا۔ اور وہ سراغ فوراً لانگڈن کو بچا سکتا تھا۔ مگر دیر ہو گئی
 تھی۔ اور وقت نہ رہا تھا۔ بیماری دینی فرڈ کو لانگڈن کے بچا ہے
 کا جو حق ہے وہ مجھ کو یا تم کو نہیں۔ کیونکہ یہ ایک راز ہے دینی پادری
 چاہتی ہے۔ اور ان کی خفیہ سنگنی بھی ہو گئی ہے۔

نرس نے جب ایک عورت کا اور شامل کیا جانا سنا تو اس کا چہرہ
 رنگین ہو گیا۔ اور اس کی آنکھیں نیچے جھک گئیں مگر جو نہیں یہ
 سنا کہ اس کی سنگنی ہو گئی ہے تو اس کی ناراضگی ہدری سے بدل گئی
 اور کہا بیشک تم بخوشی اسے شامل کر سکتے ہو۔ اسے تو اول ہی
 سے اس راز میں شامل ہونا چاہئے تھا۔ اور جب اسے یہ معلوم ہو گا
 کہ تم بیکار نہیں لیٹے ہو۔ بلکہ اس کے عاشق کی رہائی کی کوشش میں ہو
 تو وہ از حد خوش ہو گئی۔

اسٹورٹ۔ تم جا کر اسے ابھی یہاں بلا لاؤ۔ کیونکہ کچھری کی کارروائی

آٹھ کھڑا ہوگا مگر لانگڈن کی گرفتاری نے بھی اس پر کچھ اثر نہ کیا۔ اور وہ بحسب حرکت پڑا رہا۔ کیونکہ روزمرہ بلکہ ہر وقت کا حال اس کو نرس کے ذریعہ معلوم ہو جایا کرتا تھا۔ جس وقت نرس نے لانگڈن کی گرفتاری اور ڈوبیلیس کوٹ کی شہادت کا ذکر کیا تو بڑی بے توجہی سے سنا۔ یہ نرس کو بڑا معلوم ہوا۔ کہ یہ کیا وجہ ہے جو مجھ پر طرح اعتبار نہیں جاتا۔ جس کو اسٹورٹ کی بیوی نہ نکھیں فوراً تار گھنیں۔ اور اس نے نرس کو اپنے قریب بلا کر کہا۔ اسٹورٹ۔ تم لانگڈن کے مقدمہ میں میری وجہی لینے کی وجہ معلوم کرنا چاہتی ہو۔ کیوں نہیں؟ اب انکار نہ کرو۔ اچھا لو سنو لانگڈن بالکل بیگناہ ہے۔ اور ایسا پاک و صاف ہے جیسی کہ تم ہو۔ بلکہ اس کی حراست میری تجویزوں میں مدد دے رہی ہے اور دشمن میری بیہوشی کی وجہ اپنی بد معاشیوں میں دلیر و جلد باز ہو گئے ہیں۔

نرس۔ یہ سن کر میں بڑی خوش ہوئی ہوں۔ کیونکہ ایک خدا ترس پادری کا ایسے قبیح جرم میں مبتلا ہونا سخت افسوسناک تھا۔ مگر یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ تم کب اپنی تجویز کو عمل لانا شروع کرو گے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ شاید تم لیٹے لیٹے اس کمرہ میں اپنی تجویز کو عمل میں نہ لاسکو۔

اسٹورٹ۔ تمہارا کہنا درست ہے دشمنوں نے پادری لانگڈن

ہو گئی۔ اور اسٹورٹ حیرانی سے نرس کا منہ تکنے لگا۔

اجباب ڈھونڈتے ہیں پریشان ہیں رفیق
کیا جانے آج وہی کہاں کو چلی گئی

بائیسواں باب

خطرہ ظاہر کرنے کی بندوق

باز آدم کہ سجدہ میں خاک پاکنم گر طاعتے قضا شدہ من باز ادا کنم
چند منٹ تک بیمار کے کمرہ میں بالکل سکوت رہا۔ اور دونوں
میں سے کوئی نہ بولا۔ اسٹورٹ اپنے دل میں معاملات کو تول
رہا تھا۔ جبکہ ایلا لیس ریڈ فرن اس کے اعلیٰ دماغ ہونے کی وجہ
بالکل راضی تھی کہ اس کو آزادی سے اپنا کام کرنے دے۔ واقعی
اسٹورٹ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا کہ اس نے اور باقی سب
حال دینی کو کیوں نہ بتلایا۔ صرف بٹن ہی دکھا کر رہ گیا۔ اور خاص کر
اس مصنوعی بیہوشی کا اس سے کیوں نہ ذکر کیا۔ اس کو شک ہوا
کہ وہی اپنے جوشِ محبت سے مجبور ہو کر لانگڈن کی رہائی کے واسطے
ویسا ہی بٹن جیسا راڈی کو ملا تھا دوسرا ڈھونڈنے لگی ہو جہاں
اس کے ساتھ کوئی دغا کی گئی ہو۔ کچھ ہی ہو۔ اب اسے لینے کے
دینے پڑ گئے۔ کہاں قفل کی واردات کی سراغ رسانی اور کہاں اب

سن کر اس کو بڑا صدمہ ہوا ہو گا۔ جب ہی تو آج وہ مجھے حسب
 معمول دیکھنے نہیں آئی۔ وہ اس سوچ میں تھا اور نرس کھرٹ کی
 پر بیٹھی ہوئی بانچہ میں گلاب کے تختوں کو دیکھ رہی تھی کہ لکابک
 وہ آنکھی اور اسٹورٹ کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ ہشت کوئی
 اوپر آ رہا ہے۔ پس تم وہی اپنی چھت گیری کی طرف دیکھنا شروع
 کر دو۔ چنانچہ کوئی اوپر آتا ہوا اسٹورٹ کے کمرہ کے پاس پھیر گیا۔
 اور آہستہ سے دروازہ پر دستک دی۔ جب نرس اپنی نزاکت بھری
 چال سے ایک سکندر میں وہاں جا پہنچی۔ اور اندر سے پکار کر
 بولی کیلے ہے،

راڈرک۔ مجھے والد نے بھیجا ہے جو بچپن ہو رہے ہیں کہ دریافت
 کر دن کیا وینی تمہارے ساتھ ہے؟ وہ دوپہر کی ہوا کھانے نکلی
 ہے۔ اور اب تک واپس نہیں آئی ہے۔ ہم نے سمجھا کہ شاید
 وہ تمہارے پاس ہو۔

نرس۔ نہیں وہ یہاں نہیں ہے۔ اور نا ہی دوپہر سے یہاں آئی
 ہے۔ اور پھر اسٹورٹ کی طرف دیکھا۔ جواب آٹھ بیٹھا تھا اور مایوسی
 سے دروازہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

راڈرک۔ تو اب ہم کو کہیں اور تلاش کرنا چاہئے میرے خیال
 میں وہ بخیریت ہے۔ شاید گاؤں میں کسی مریض کو دیکھنے
 گئی ہو (اس کے بعد پاؤں کی آہٹ نیچے جانی ہوئی غائب